اخبارِ امت

تحریکاتِ اسلامی کے خلاف اسرائیلی حکمتِ عملی

عبد الغفار عزیز

سرزمین فلسطین پہ اسرائیلی ناسور کو دوام بخشنے اور اسے قانونی تحفظ دینے کے لیے 'امن کے نام پر عرب اسرائیل مذاکرات ایسی دو دھاری بلکہ کثیر دھاری تلوار تھے جس کے ذریعے یہودی اقتصادی نظام مستحکم کرنے اور عالم اسلام میں یہودی ثقافتی یلغار کے لیے راہ ہموار کی گئی۔ تحریک انتفاضہ کو خود فلسطینی "پولیس" کے ہاتھوں کچلنے کا مکروہ عمل شروع کروایا گیا اور دیگر کئی ایسے اہداف حاصل کرنے کا منصوبہ بھی بنایا گیا جو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ سامنے آرہے ہیں۔ انہی اہداف میں سے ایک خطرناک ہدف دنیا بھر کی اسلامی تحریکوں کے خلاف مشترکہ عالمی منصوبہ بندی کرنا اور ان کو کچلنا بھی ہے۔

علاقائی سلامتی اور اسلحے کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے ہونے والے مذاکرات میں اسرائیل نے متعدد قرطاس عمل پیش کیے تھے جو اسرائیلی کابینہ کی خصوصی کمیٹیوں نے تیار کیے تھے لیکن ایک دستاویز ایسی تھی جو اسرائیل کی وزارت دفاع نے تیار کی تھی۔ اس کے سرورق پر جلی حروف میں لکھا ہے "The Danger of Islamic Fundamentalism" (اسلامی بنیاد پرستی کا خطرہ)۔ نیچے دائیں کونے پر شش کونہ یہودی ستارہ اور اس کے نیچے عبرانی اور انگریزی میں لکھا ہے: اسرائیلی دفاعی فورسز۔ اوپر دائیں کونے پر وزارت دفاع کا فون اور فیکس لکھا گیا ہے۔

عرب اسرائیل مذاکرات میں شامل عرب ممالک نے دوسرے وثائق تو تھوڑی بہت بحث و تمحیص کے بعد تسلیم کیے لیکن بنیاد پرستی کے خطرے والی دستاویز گویا ان کے دل کی آواز تھی' فوراً من و عن تسلیم کر لی گئی --- اس وقت مختلف عرب ممالک میں اسلامی تحریکوں کے خلاف جو وحشیانہ کارروائیاں ہو رہی ہیں' آپ ذرا انھیں اور زیر نظر اس اسرائیلی منصوبہ بندی کا موازنہ کریں' آپ کو بہت سے رازوں سے پردہ اٹھتا دکھائی دے گا۔

اس دستاویز کے مقدمے میں تحاریک اسلامی کے بڑھتے ہوئے اثر و نفوذ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا گیا ہے کہ:

☆ عالمی اقتصادی بدحالی کی وجہ سے اس آخری دہائی میں شدت پسند اسلامی تحریکوں کی قوت میں حیرت انگیز اضافہ ہوا ہے۔ صرف ''اسرائیل'' میں دیکھیں تو حماس اور جہاد اسلامی جیسی تنظیمیں ترقی کے نئے مراحل طے کر رہی ہیں۔ زیر زمین کام کرنے والی تحریک ''حماس'' مسلم آبادی کی اکثریت کی حمایت حاصل کر کے ''اسرائیل'' کے ساتھ کسی بھی طرح کی پرامن گفت و شنید کو کلی طور پر مسترد کر رہی ہے۔

☆ مصر، اردن، لبنان، شام، الجزائر، تیونس اور سوڈان جیسے عرب ممالک میں بھی ایسی ہی اسلامی تحریکیں کام کر رہی ہیں جو حماس اور جہاد اسلامی کا جزو لاینفک ہیں۔ یہ تحریکیں اس وقت ان عرب ممالک کی حکومتوں کے لیے سنگین خطرہ بنتی جا رہی ہیں۔ اب چند سال سے ان تحریکوں نے یورپ اور امریکہ میں بھی اپنی شاخیں قائم کر لی ہیں۔

☆ ایران اور سوڈان تمام شدت پسند تحریکوں کو مسلح تربیت اور تائید فراہم کر رہے ہیں۔ ایسی صورت حال میں ان اسلام کے متوالوں کو اپنا کام کرنے کی اجازت دینا اور اس کے لیے انھیں قانونی جواز فراہم کرنا انھیں ناقابل شکست بنا دے گا۔ اس لیے ان تحریکوں کے تمام تر سیاسی حقوق پر سختی سے پابندی لگا دینی چاہیے۔

☆ تمام اسلامی تحریکیں، وہ معتدل ہوں یا شدت پسند، ان کے ساتھ گفتگو اور مذاکرات کے ذریعے معاملات طے کیے جا رہے ہوں یا اسلحے کے ذریعے، سب کی سب ایسا خطرہ ہیں جسے جڑ سے اکھاڑ پھینکنا ضروری ہے۔

☆ اسلامی تحریکوں سے نمٹنے کا مناسب ترین طریقہ یہی ہے کہ انھیں ان کے خون میں نہلا دیا جائے۔ عراق اور شام نے ان تحریکوں کے اجتماعی قتل عام کے ذریعے ایک مثالی پالیسی اپنائی تھی۔

☆ گزشتہ چند دہائیوں سے عالم اسلامی کی بگڑتی ہوئی اقتصادی صورتِ حال نے اسلامی تحریکوں کی تقویت میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ سوشلزم کے زمین بوس ہونے سے ایک نظریاتی خلا بھی وجود میں آ گیا اور عرب حکومتوں کی داخلی اور خارجہ پالیسیوں کی ناکامی بھی واضح ہوتی چلی گئی۔ اس صورت حال نے مسلمانوں کو ''ریڈیکل'' اسلام کی طرف دھکیل دیا اور انھیں یہ امید ہونے لگی کہ اسلام ہی ان کے تمام مسائل کو حل کر سکتا ہے۔

اسرائیلی وزارت دفاع نے اس امر کا بھی خصوصی ذکر کیا ہے کہ اسلامی تحریکوں نے اپنی دعوت قرآنی اصول و مبادی پر استوار کی ہے۔ جن سے خود بخود ایک عظیم اسلامی سلطنت (امت اسلامی) کے قیام کا تصور ابھرتا ہے۔ اور اسی نقطہ آغاز سے آگے بڑھتے ہوئے اسلامی تحریکیں اسرائیل کو شیطان اصغر قرار دیتی ہے اسے ملیامیٹ کر دینے کا اعلان کرتی ہیں، اور اب اپنی اس مقدس جنگ کا دائرہ امریکہ اور

یورپ تک بڑھا رہی ہیں۔

اسرائیلی رپورٹ کے مطابق اسلامی تحریکوں کے بڑھتے ہوئے اثرات صرف مغرب کے لیے ہی نہیں مشرق وسطیٰ اور افریقہ کی متعدد حکومتوں کے لیے بھی خطرہ بن چکے ہیں۔ اسلامی تحریکیں ان حکومتوں کے خلاف پارلیمانی انتخابات میں شریک ہو کر بھی اپنی لڑائی لڑ رہی ہیں اور دہشت گردی کی مختلف کارروائیوں کے ذریعے بھی۔ اپنی انہی کارروائیوں کے نتیجے میں اب یہ تحریکیں اپنے اپنے ممالک کی داخلی و خارجہ پالیسیوں پہ اثرانداز ہو رہی ہیں۔ عرب ممالک کے اسرائیل کو تسلیم کرنے اور امن مذاکرات میں عربوں کے نرم رویے کی راہ میں یہی تحریکیں آڑے آ رہی ہیں۔

پھر مختلف ممالک کا علاحدہ علاحدہ جائزہ لیتے ہوئے رپورٹ کہتی ہے:

☆ مصر: حکومت اور تحریک اسلامی کے حالیہ چشمک کا آغاز اس صدی کے آغاز میں ہوا تھا جب حسن البنا نے اخوان المسلمون کی بنیاد رکھی۔ اس وقت سے لے کر آج تک حکومت اور اخوان میں آمنے سامنے کے متعدد مواقع آئے۔ کئی مواقع پہ حکومت نے اخوان کو سختی سے کچلا۔ لیکن حالیہ امن معاہدے اور امن مذاکرات میں مصر کے قائدانہ کردار کے باوجود اور اس امر کے باوجود کہ تمام عرب ممالک میں سے مصر ہی اسرائیل کے ساتھ صلح و آشتی کی راہ پر سب سے آگے ہے 'مصر کی بنیاد پرست تنظیموں کی سرگرمیوں میں کوئی کمی یا کمزوری نہیں آئی بلکہ ان میں مزید اضافہ ہوا ہے۔ اس وقت مصری حکومت کو جس امر پر سب سے زیادہ توجہ دینا چاہیے وہ ان بنیاد پرست تنظیموں سے نمٹنا ہے کیونکہ اقتصادی بدحالی اور ایرانی و سوڈانی سرپرستی کی وجہ سے ان تنظیموں کی قوت میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ اسی کی وجہ سے مصر میں سیاحت کو بہت نقصان پہنچا ہے۔

☆ الجزائر: شمال مغربی افریقہ کے عرب ممالک کے حلقے میں سب سے کمزور کڑی ہے جو کسی بھی وقت اسلامی بنیاد پرستوں کے ہاتھ میں جا سکتی ہے۔ اس صورت حال کی بنیادی وجہ اقتصادی بدحالی اور مغرب کے خلاف طویل معاندانہ رویہ ہے۔ الجزائر اس حقیقت کی سب سے روشن مثال ہے کہ اگر اسلامی تحریکوں کو سیاسی سرگرمیوں کی اجازت دی گئی تو وہ پارلیمانی انتخابات کے ذریعے قوت حاصل کر سکتی ہیں۔

☆ شام میں اسلامی بنیاد پرستوں اور حکومت میں مخاصمت کا عروج ''حماۃ'' شہر میں ہونے والی لڑائی تھی۔ ''حماۃ'' اخوان المسلمون کا مرکز تھا لیکن حکومت نے اس شہر پر ہلہ بولتے ہوئے ۳۰ ہزار کے قریب افراد کو موت کے گھاٹ اتار دیا جبکہ ۸ ہزار فوجی بھی ہلاک ہوئے۔ اس وقت سے وہاں اسلامی تحریک بہت کمزور ہے۔ یہ کوشش ہے کہ شام میں ایک ایسی دینی جماعت تشکیل دی جائے جو براہِ راست حکومتی سرپرستی میں کام کرے۔

☆ سوڈان : اسلامی نظام کے نفاذ کا عمل ۱۹۸۸ سے شروع ہے - اب وہاں مکمل اسلامی نظام نافذ ہے - شراب نوشی مطلقاً ممنوع ہے - تمام دفاتر و مدارس نماز کے اوقات میں بند ہوتے ہیں اور تمام اسلامی سزائیں نافذ ہیں - سوڈان کے ایران کے ساتھ خصوصی تعلقات ہیں اور ایران سوڈان کو بھرپور مالی ' فوجی امداد دیتا ہے - ہزاروں ایرانی فوجی سوڈان کے ساتھ جنوب کی لڑائی میں شریک ہیں - سوڈان بھی ایران کی طرح اپنا اسلامی انقلاب دنیا بھر کو برآمد کرنا چاہتا ہے -

اسرائیلی وزارت دفاع کی تیار کردہ رپورٹ کے یہ چند حصے باقی تمام عالم کے متعلق اس کے نقطہ نظر کی نشان دہی کے لیے کافی ہیں - اردن 'لبنان ' عراق اور ایران کے متعلق اسرائیلی جذبات ان اشارات سے مختلف نہیں ہیں -

اسرائیل اسلامی تحریک کی بڑھتی ہوئی قوت سے خوفزدہ ہے اور حقائق سے آنکھیں چرا کر اسے اقتصادی بدحالی کا شاخسانہ قرار دے رہا ہے لیکن بجائے اس کے کہ اس اقتصادی بدحالی کا مداوا کروانے کی سعی کرے تاکہ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری ' وہ یہ تقاضا کر رہا ہے کہ اسلامی ممالک کی حکومتیں اسلامی تحریکوں کو کچل ڈالیں - اب یہ فیصلہ خود ہمیں کرنا ہے کہ ہم اپنی قوت سے آشنا ہوتے ہوئے اپنی جدوجہد کو تکمیل کے مراحل تک پہنچانے کی سعی کرتے ہیں یا اپنے حکمرانوں کے اسرائیل نواز اقدامات کا انتظار کرتے ہیں جن کا آغاز اسرائیل کو تسلیم کرنے سے بھی ہو سکتا ہے -

مصر: اخوان پھر ابتلا میں

محمد ایوب منیر

حسن البنّا شہید کی سرزمین مصر میں 'جمال عبدالناصر کے جانشین آج اپنی تاریخ دُہرا رہے ہیں اور اخوان المسلمون کا راستہ روکنے کے لیے ہر طرح کے حربے آزما رہے ہیں - غیر ملکی مبصرین کے یہ جائزے بین الاقوامی پریس میں شائع ہو چکے ہیں 'کہ اگر نومبر کے انتخابات منصفانہ ہوئے تو اخوان المسلمون حکومت بنانے کی پوزیشن میں آسکتی ہے - اس صورت حال میں انتخابات کے منصفانہ ہونے کا کیا سوال ہے - ڈھونگ رچانے کی تیاریاں جاری ہیں - وہ مغرب جو اسلامی تحریکوں کے بارے میں اس تشویش کا اظہار کرتا ہے کہ یہ ایک دفعہ اقتدار میں آکر اس سے دستبردار نہیں ہوں گے ' اپنے پروردہ سیکولر جمہوریت کا نام لینے والے حکمرانوں کو ' عوام کی مرضی کے خلاف ان پر مسلّط رکھنے میں پورا کردار ادا کر رہا ہے -

مصر میں حکمرانوں کے ظلم و جبر سے عاجز آئے ہوئے اسلام کے نام لیواؤں نے الجماعت الاسلامیہ قائم کر کے سیاحوں اور پولیس کو اپنا ہدف بنایا - اس کے جواب میں فوج ' پولیس اور